

موت کے وقت



سخت دلوں کا علاج

روح کے قبض ہونے اور اسکے بعد کی کیفیت

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ : خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- فِي جَنَازَةِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَأَنْتَهَيْنَا إِلَى الْقَبْرِ وَلَمَّا يُلْحَدُ فَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ كَأَنَّمَا عَلَى رُءُوسِنَا الطَّيْرُ وَفِي يَدِهِ عُودٌ يَنْكُتُ بِهِ فِي الْأَرْضِ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ : « اسْتَعِذُوا بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ». مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا - زَادَ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ هَا هُنَا - وَقَالَ : « وَإِنَّهُ لَيَسْمَعُ خَفَقَ نَعَالِهِمْ إِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِينَ حِينَ يُقَالُ لَهُ : يَا هَذَا مَنْ رَبُّكَ وَمَا دِينُكَ وَمَنْ نَبِيُّكَ ». قَالَ هَذَا قَالَ : « وَيَأْتِيهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهِ فَيَقُولَانِ لَهُ : مَنْ رَبُّكَ فَيَقُولُ : رَبِّي اللَّهُ. فَيَقُولَانِ لَهُ : مَا دِينُكَ فَيَقُولُ : دِينِي الْإِسْلَامُ. فَيَقُولَانِ لَهُ : مَا هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي بُعِثَ فِيكُمْ قَالَ فَيَقُولُ : هُوَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم-. فَيَقُولَانِ : وَمَا يُدْرِيكَ فَيَقُولُ : قَرَأْتُ كِتَابَ اللَّهِ فَأَمَنْتُ بِهِ وَصَدَّقْتُ ». زَادَ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ : « فَذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ (يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا) ». الْآيَةُ. ثُمَّ اتَّفَقَا قَالَ : « فَيَنَادِي مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ : أَنْ قَدْ صَدَقَ عَبْدِي فَأَفْرِشُوهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَافْتَحُوا لَهُ بَابًا إِلَى الْجَنَّةِ وَأَلْبِسُوهُ مِنَ الْجَنَّةِ ». قَالَ : « فَيَأْتِيهِ مِنْ رَوْحِهَا وَطِيبِهَا ». قَالَ : « وَيُفْتَحُ لَهُ فِيهَا مَدَّ بَصَرِهِ ». قَالَ : « وَإِنَّ الْكَافِرَ ». فَذَكَرَ مَوْتَهُ قَالَ : « وَتُعَادُ رُوحُهُ فِي جَسَدِهِ وَيَأْتِيهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهِ فَيَقُولَانِ : مَنْ رَبُّكَ فَيَقُولُ : هَاهُ هَاهُ لَا أَدْرِي. فَيَقُولَانِ لَهُ : مَا دِينُكَ فَيَقُولُ : هَاهُ هَاهُ لَا أَدْرِي. فَيَقُولَانِ : مَا هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي بُعِثَ فِيكُمْ فَيَقُولُ : هَاهُ هَاهُ لَا أَدْرِي. فَيَنَادِي مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ : أَنْ كَذَبَ فَأَفْرِشُوهُ مِنَ النَّارِ وَأَلْبِسُوهُ مِنَ النَّارِ وَافْتَحُوا لَهُ بَابًا إِلَى النَّارِ ». قَالَ : « فَيَأْتِيهِ مِنْ حَرِّهَا وَسَمُومِهَا ». قَالَ : « وَيُضَيَّقُ عَلَيْهِ قَبْرُهُ حَتَّى تَخْتَلِفَ فِيهِ أَضْلَاعُهُ ». زَادَ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ قَالَ : « ثُمَّ يُقَيِّضُ لَهُ أَعْمَى أَبْكُمْ مَعَهُ مِرْزَبَةً مِنْ حَدِيدٍ لَوْ ضُرِبَ بِهَا جَبَلٌ لَصَارَ تُرَابًا ». قَالَ : « فَيَضْرِبُهُ بِهَا ضَرْبَةً يَسْمَعُهَا مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ إِلَّا الثَّقَلَيْنِ فَيَصِيرُ تُرَابًا ». قَالَ : « ثُمَّ تُعَادُ فِيهِ الرُّوحُ ».

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ انصار کے ایک جنازے میں نکلے ہم قبر کے پاس پہنچے وہ ابھی تک

تیار نہ تھی تو رسول اللہ ﷺ بیٹھ گئے اور ہم ابھی ارد گرد بیٹھ گئے گویا ہمارے سروں پر چڑیا بیٹھی ہیں رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ میں ایک لکڑی

تھی جس آپ زمین کرید رہے تھے پھر آپ ﷺ نے در اٹھایا اور فرمایا قبر کے عذاب سے اللہ کی پناہ طلب کرو، اسے دوبار یا تین بار فرمایا، یہاں

جریر کی روایت میں اتنا اضافہ ہے، اور فرمایا وہ انکی جوتوں کی چاپ سن رہا ہوتا ہے جب وہ پیٹھ پھیر کر لوٹے ہیں اسی وقت اس سے پوچھا جاتا ہے

اے شخص تیرا رب کون ہے؟ تمہارا دین کیا ہے؟ اور تمہارا نبی کون ہے؟ ہناد کی روایت کے الفاظ ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا پھر اسکے پاس دو

فرشتے آتے ہیں اسے بٹھاتے اور اس پوچھتے ہیں، تمہارا رب کون ہے؟ تو وہ کہتا ہے میرا رب اللہ ہے، پھر وہ دونوں اس سے پوچھتے ہیں تمہارا دین کیا

ہے؟ وہ کہتا میرا دین اسلام ہے پھر پوچھتے ہیں یہ کون ہے جو تم میں بھیجا گیا تھا؟ وہ کہتا ہے کہ وہ اللہ کے رسول اللہ ﷺ ہیں پھر وہ دونوں اس سے کہتے

ہیں تمہیں یہ کہاں سے معلوم ہوا؟ وہ کہتا ہے میں نے اللہ کی کتاب پڑھی اور اس پر ایمان لایا اور اس کو سچ سمجھا جریر کی روایت میں یہاں پر اضافہ

ہے۔ اللہ تعالیٰ کے قول (يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا) سے یہی مراد ہے، پھر دونوں روایتوں کے الفاظ ایک جیسے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا پھر ایک پکارنے والا آسمان سے پکارتا ہے میرے بندے نے سچ کہا لہذا تم اس کے لئے جنت کا بچھونا بچھا دو، اور اس کے لئے جنت کی طرف کا ایک دروازہ کھول دو اور اسے جنت کا لباس پہنا دو، آپ ﷺ فرماتے ہیں۔ پھر جنت کی ہو اور اس کی خوشبو آنے لگتی ہے اور تاحد نگاہ اس کے لئے قبر کشادہ کر دی جاتی ہے۔

اور رہا کافر تو نبی کریم ﷺ نے اس کی موت کا ذکر کیا اور فرمایا اس کی روح جسم میں لوٹا دی جاتی ہے، اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اسے اٹھاتے ہیں اور پوچھتے ہیں، تمہارا رب کون ہے وہ کہتا ہے ہاں؛ مجھے نہیں معلوم وہ دونوں اس سے پوچھتے ہیں یہ آدمی کون ہے جو تم میں بھیجا گیا تھا؟ وہ کہتا ہے ہاں مجھے نہیں معلوم پھر وہ دونوں اس سے پوچھتے ہیں تمہارا دین کیا ہے؟ وہ کہتا ہاں مجھے نہیں معلوم، تو پکارنے والا آسمان سے پکارتا ہے، اس نے جھوٹ کہا اس کے لئے جہنم کا بچھونا بچھا دو اور جہنم کا لباس پہنا دو، اور اس کے لئے جہنم کی طرف کا دروازہ کھول دو تو اس کی تپش اور اس کی زہریلی ہوا آنے لگتی ہے اور اس کی قبر تنگ کر دی جاتی ہے یہاں تک کہ اس کی پسلیاں ادھر کی ادھر ہو جاتی ہیں، جریر کی رویت میں یہ اضافہ ہے، پھر اس پر ایک اندھا گونگا فرشتہ مقرر کر دیا جاتا ہے اس کے ساتھ لوہے کا ایک گرز ہوتا ہے اگر وہ اسے کسی پہاڑ پر بھی مارے تو وہ بھی خاک ہو جائے چنانچہ وہ اسے اس سے ایک ضرب لگاتا ہے جس کو مشرق و مغرب کے درمیان کی ساری مخلوق سوائے آدمی و جن کے سنتی ہے اور مٹی ہو جاتی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا، پھر اس میں روح لوٹا دی جاتی ہے۔

[ابوداؤد: کتاب السنہ] [صحیح، صحیح ابی داؤد: ۳۲۱۲]

کافر کے موت کے وقت فرشتوں کی مار

وَلَوْ تَرَىٰ إِذِ يَتَوَفَّى الَّذِينَ كَفَرُوا الْمَلَائِكَةُ يَضْرِبُونَ وُجُوهَهُمْ وَأَدْبَارَهُمْ وَذُوقُوا عَذَابَ الْحَرِيقِ

ذَلِكَ بِمَا قَدَّمْتُمْ أَيْدِيكُمْ وَأَنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِلْعَبِيدِ

کاش کہ تو دیکھتا جب کہ فرشتے کافروں کی روح قبض کرتے ہیں ان کے منہ پر اور سرینوں پر مارتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ تم جلنے کا عذاب چکھو۔ یہ بسبب ان کاموں کے جو تمہارے ہاتھوں نے پہلے ہی بھیج رکھا ہے بے شک اللہ اپنے بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں۔

[التفال 50-51]

میت کا جنازہ لیکر چلنے کی صورت میں کلام کرنا

أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ فَاحْتَمَلَهَا الرِّجَالُ عَلَى أَعْنَاقِهِمْ فَإِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَالَتْ قَدُمُونِي وَإِنْ كَانَتْ غَيْرَ صَالِحَةٍ قَالَتْ لِأَهْلِهَا يَا وَيْلَهَا أَتَيْنَ يَذْهَبُونَ بِهَا يَسْمَعُ صَوْتَهَا كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا الْإِنْسَانَ وَلَوْ سَمِعَ الْإِنْسَانُ لَصَعِقَ

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ فرما رہے تھے جب جب لوگ کسی شخص کا جنازہ اپنے کندھوں پر لیکر چلتے ہیں تو اگر نیک آدمی ہوتا ہے تو کہتا ہے مجھے جلدی لیکر چلو اور اگر نیک نہی ہوتا ہے تو وہ اپنے گھر والوں سے کہتا ہے انکے لئے تباہی و بربادی ہو یہ لوگ مجھے کہاں لیکر جا رہے ہیں اس کی یہ آواز ہر چیز سنتی ہے سوائے انسان کے اور اگر وہ سن لئے تو بے ہوش ہو جائے۔

[بخاری: 1232]

مومن کی روح مومنین کی روحوں سے ملتی ہیں

إن المؤمن يتزل به الموت و يعاين ما يعاين ، فود لو خرجت - يعني نفسه - والله يحب لقاءه ،
و إن المؤمن يصعد بروحه إلى السماء فتأتيه أرواح المؤمنين فيستخبرونه عن معارفهم من أهل الأرض
فإذا قال : تركت فلانا في الدنيا أعجبهم ذلك و إذا قال : إن فلانا قد مات ، قالوا : ما جيء به إلينا . و إن
المؤمن يجلس في قبره فيسأل : من ربه ؟ فيقول : ربي الله

فيقال : من نبيك ؟ فيقول : نبي محمد صلى الله عليه وسلم . قال : فما دينك ؟ قال : ديني الإسلام .
فيفتح له باب في قبره فيقول أو يقال : انظر إلى مجلسك . ثم يرى القبر ، فكأنما كانت رقدة . فإذا كان عدوا
للله نزل به الموت و عاين ما عاين ، فإنه لا يجب أن تخرج روحه أبداً ، و الله ييغض لقاءه ، فإذا جلس في قبره أو

أجلس، فيقال له : من ربك ؟ فيقول : لا أدري ! فيقال : لا دريت . فيفتح له باب من جهنم ، ثم يضرب ضربة تسمع كل دابة إلا الثقلين ، ثم يقال له : نعم كما ينال المنهوش - فقلت لأبي هريرة : ما المنهوش ؟ قال : الذي ينهشه الدواب و الحيات - ثم يضيق عليه قبره "

بیشک مومن پر جب موت آتی ہے اور تکلیفیں ہوتی ہیں، تو وہ چاہتا ہے کہ کاش [اس کی روح] نکل جائے اور اللہ بھی اس سے ملاقات کو پسند کرتا ہے، اور مومن کی روح آسمان کی طرف جاتی ہے تو اس کے پاس مومنوں کی روحیں ملاقات کرتی ہیں اور زمین میں اپنے اپنے پیچان والوں کے متعلق خبر طلب کرتی ہیں، لہذا جب وہ کہتا ہے: میں نے فلاں کو دنیا میں زندہ چھوڑا ہے تو انھیں یہ بات پسند آتی ہے اور جب کہتا ہے: کہ فلاں تو مر گیا۔ وہ کہتے ہیں: لیکن وہ تو ہمارے پاس نہیں آیا۔ اور مومن کو قبر میں بٹھایا جاتا ہے اور پوچھا جاتا ہے: کہ اس کا رب کون ہے؟ وہ کہتا ہے: میرا رب اللہ ہے۔ پھر کہا جاتا ہے: تیرا نبی کون ہے؟ وہ کہتا ہے: میرے نبی محمد ﷺ ہیں۔ پھر کہا جاتا ہے: تیرا دین کیا ہے؟ وہ کہتا ہے: میرا دین اسلام ہے۔ پھر اس کے لئے اس کی قبر میں دروازہ کھولا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے: اپنا ٹھکانہ دیکھو پھر اسے قبر دکھائی جاتی ہے اور وہ آرام سے سو جاتا ہے۔ اور جب اللہ کے دشمن کی موت کا وقت آتا ہے اور وہ تکلیفوں کا سامنا کرتا ہے تو وہ یہ نہیں چاہتا کہ اس کی روح کبھی نکلے اور اللہ بھی اس سے ملاقات کو ناپسند کرتا ہے۔ اور جب وہ قبر میں بیٹھتا ہے یا بٹھایا جاتا ہے اس سے کہا جاتا ہے: تیرا رب کون ہے؟ وہ کہتا ہے: میں نہیں جانتا۔ اس سے کہا جاتا ہے: اور تو نے جاننے کی بھی کوشش نہ کی۔ پھر اس کے لئے جہنم کا دروازہ کھول دیا جاتا ہے۔ پھر اسے ایک ایسی مار ماری جاتی ہے جس کی آواز جن وانس کے علاوہ ہر مخلوق سنتی ہے۔ پھر اس سے کہا جاتا ہے: جیسے کسی کو نوچ لیا گیا ہو ویسے سو جا۔ تو میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا: منوش کیا ہے؟ انہوں نے کہا: جسے درندوں اور سانپوں نے نوچ لیا ہو۔ پھر اس کے اوپر قبر تنگ کر دی جاتی ہے۔

[اخر جہ البرزانی " مسندہ " (ص 92 - زوائد) - السلسلة الصحيحة 6 / 263] 2628 - "

بعض مومنین کو بھی عذاب قبر ہوتا ہے

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَائِطٍ مِنْ حِيطَانِ الْمَدِينَةِ أَوْ مَكَّةَ فَسَمِعَ صَوْتَ إِنْسَانَيْنِ يُعَذِّبَانِ فِي قُبُورِهِمَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يُعَذِّبَانِ وَمَا يُعَذِّبَانِ فِي كَبِيرٍ ثُمَّ قَالَ بَلَى كَانَ أَحَدُهُمَا لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهِ وَكَانَ الْآخَرُ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ ثُمَّ دَعَا بِجَرِيدَةٍ فَكَسَرَهَا كَسْرَتَيْنِ فَوَضَعَ عَلَى كُلِّ قَبْرٍ مِنْهُمَا كِسْرَةً فَقِيلَ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَ فَعَلْتَ هَذَا قَالَ لَعَلَّهُ أَنْ يُخَفَّفَ عَنْهُمَا مَا لَمْ تَبْسُ فَوَضَعَ عَلَى كُلِّ قَبْرٍ مِنْهُمَا كِسْرَةً فَقِيلَ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَ فَعَلْتَ هَذَا قَالَ لَعَلَّهُ أَنْ يُخَفَّفَ عَنْهُمَا مَا لَمْ تَبْسُ

—أَوْ إِلَى أَنْ يَبْسَا—

حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کا گزرا ایک مرتبہ مدینہ کی گلیوں میں سے ایک گلی سے ہو یا کہ کی گلیوں میں سے کسی گلی میں ہوا تو آپ ﷺ نے دو لوگوں کی آوازیں سنیں جنہیں انکی قبروں میں عذاب دیا جا رہا تھا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا انہیں جو عذاب دیا جا رہا ہے وہ کسی بڑے گناہ کی بنا پر نہیں ہے پھر آپ ﷺ نے فرمایا انہیں عذاب کیوں نہ ہو ان میں سے ایک پیشاب کے چھینٹوں سے بچتا نہیں تھا اور دوسرا چگل خوری کرتا تھا پھر آپ ﷺ نے درخت کی ایک شاخ منگائی اور اس کے دو ٹکڑے کئے اور ان دونوں کی قبروں پر ایک ایک ٹکڑا لگا دیا تو صحابہ نے پوچھا کہ اے اللہ کے رسول آپ نے ایسا کیوں کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا شاید اس سے ان کے عذاب میں کچھ تخفیف ہو جائے جب تک وہ دونوں ناسو کھیں یا یہاں تک وہ دونوں نہ سو کھیں۔

[خ: الوضوء : بَابُ مِنَ الْكَبَائِرِ أَنْ لَا يَسْتَتِرَ مِنْ بَوْلِهِ م: الطهارة بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى نَجَاسَةِ الْبَوْلِ وَوُجُوبِ الْاسْتِئْذَانِ مِنْهُ]

میت پر صبح و شام اسکا ٹھکانہ پیش کیا جاتا ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا مَاتَ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ إِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَمِنْ أَهْلِ النَّارِ فَيُقَالُ هَذَا مَقْعَدُكَ حَتَّى يَبْعَثَكَ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا بے شک جب تم میں سے کوئی شخص مرتا ہے تو اس پر صبح و شام اس کا ٹھکانہ پیش کیا جاتا ہے اگر جنتی ہے تو جنتیوں کا ٹھکانہ اور اگر جہنمی ہے تو جہنمیوں کا ٹھکانہ اس پر پیش کیا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے یہی تیرا ٹھکانہ یہاں تک کہ اللہ رب العالمین قیامت کے دن تجھے اٹھائے۔

[بخاری: ۱۲۹۰]

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ أَحَدٌ الْجَنَّةَ إِلَّا أُرِيَ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ لَوْ أَسَاءَ لِيَزِدَّادَ شُكْرًا وَلَا يَدْخُلُ النَّارَ أَحَدٌ إِلَّا أُرِيَ مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ لَوْ أَحْسَنَ لِيَكُونَ عَلَيْهِ حَسْرَةً

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو بھی جنت میں داخل ہوتا ہے تو اس سے پہلے وہ جہنم کا حصہ دکھایا جاتا ہے کہ اگر برائی کرتے تو یہ تمہارا بدلہ ہوتا کہ وہ اور زیادہ شکر ادا کرے اور جو بھی جہنم میں داخل ہوتا ہے تو اسے جنت کا وہ مقام دکھایا جاتا ہے کہ اگر وہ نیکی کرتا تو یہ ملتا کہ وہ اور زیادہ باعث حسرت اور افسوس ہو۔

[بخاری: ۶۰۸۴]